علم

Shaykh Pod BOOKS

Shaykh Pod URDU

مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے

علم

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2024 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

علم

دوسرا ایڈیشن۔ 22 مارچ 2024۔

کاپی رائٹ ©2024 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

[فہرست کا خانہ]

[اعترافات]

[مرتب کرنے والے کے نوٹس]

[تعارف]

[علم]

[علم - 1]

[علم - 2]

[علم - 3]

[علم - 4]

[علم - 5]

[علم - 6]

[علم - 7]

[علم - 8]

[علم - 9]

[علم - 10]

[علم - 11]

[علم - 12]

[علم - 13]

[علم - 14]

[علم - 15]

[علم - 16]

[علم - 17]
[علم - 18]
[علم - 19]
[علم - 20]
[علم - 21]
[اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس]
[دیگر شیخ پوڈ میڈیا]

اعترافات

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو متاثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روزِ آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور بے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تہہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو ShaykhPod.Books@gmail.com پر دی جا سکتی ہیں۔

تعارف

درج ذیل مختصر کتاب عظیم کردار کے ایک پہلو پر بحث کرتی ہے :علم۔

زیر بحث اسباق کو نافذ کرنے سے ایک مسلمان کو اعلیٰ کردار حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ جامع ترمذی نمبر 2003 میں موجود حدیث کے مطابق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ قیامت کے ترازو میں سب سے وزنی چیز حسن اخلاق ہوگی۔ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے ایک ہے جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ نمبر 68 القلم آیت نمبر 4 میں فرمائی ہے:

‘‘اور بے شک آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔’’

لہٰذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اعلیٰ کردار کے حصول کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو حاصل کریں اور اس پر عمل کریں۔

علم

علم - 1

صحیح مسلم نمبر 6853 میں موجود حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ جو شخص حصول علم کے راستے پر چلے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔

یہ دونوں جسمانی راستے کی طرف اشارہ کرتا ہے جو کوئی علم حاصل کرنے کے لیے اختیار کرتا ہے، جیسے کہ لیکچرز اور کلاسز میں شرکت کرنا، اور وہ راستہ جس کے ذریعے کوئی شخص بغیر جسمانی سفر کے علم حاصل کرتا ہے۔ اس میں علم کی تمام اقسام شامل ہیں، جیسے علم کے بارے میں سننا، پڑھنا، مطالعہ کرنا اور لکھنا۔ جنت کے راستے میں بہت سی رکاوٹیں ہیں جو مسلمان کو اس تک پہنچنے سے روکتی ہیں۔ صرف وہی شخص جنت میں جائے گا جس کے پاس ان کا علم ہو اور ان پر کیسے قابو پایا جائے۔ اس کے علاوہ، یہ آسانی سے سمجھا جاتا ہے کہ کوئی شخص اس دنیا کے کسی شہر تک اس کے محل وقوع اور اس کی طرف جانے والے راستے کے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح جنت ان چیزوں کے بارے میں جانے بغیر حاصل نہیں کی جا سکتی، جیسے اس کی طرف جانے والا راستہ۔ مذکورہ علم میں مفید دنیوی علم کے ساتھ ساتھ دینی علم بھی شامل ہے، جیسا کہ سابقہ علم اکثر انسان کو اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت میں مدد کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، جو شخص حلال کام حاصل کرنے کے لیے مفید دنیاوی علم حاصل کرتا ہے، اس کے لیے حرام مال کمانے سے بچنا آسان ہو جائے گا۔ یہ رویہ انہیں جنت کی طرف سفر میں مدد دے گا۔

اس کے علاوہ جنت کا راستہ صرف وہی لوگ طے کرتے ہیں جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات

کے مطابق صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرنا شامل ہے۔ پس تقویٰ کی جڑ دینی علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ باب 35 فاطر، آیت 28:

''اللہ سے صرف وہی ڈرتے ہیں جو اس کے بندوں میں سے علم رکھتے ہیں۔''

لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے ایک مسلمان کا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہونا چاہیے۔ جو کوئی دنیوی وجہ سے دینی علم حاصل کرتا ہے، جیسے دکھاوے کے لیے، اسے جہنم سے خبردار کیا گیا ہے، اگر وہ سچے دل سے توبہ کرنے میں ناکام رہے۔ سنن ابن ماجہ نمبر 253 میں موجود ایک حدیث میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ، ایک مسلمان کو اپنے علم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ عمل کے بغیر علم کی کوئی قیمت یا فائدہ نہیں۔ یہ اس شخص کی طرح ہے جس کے پاس حفاظت کے راستے کا علم ہے لیکن اسے اختیار نہیں کرتا اور اس کے بجائے خطرات سے بھرے علاقے میں رہتا ہے۔ اس لیے علم کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا یہ ہے کہ جب کوئی اپنے علم پر عمل کرتا ہے جس سے تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جب کوئی اپنے علم پر عمل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ اس قسم سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا، درحقیقت یہ ان کے تکبر میں اضافہ کرے گا کہ وہ دوسروں سے برتر ہیں، حالانکہ وہ گدھے کی طرح ہیں جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہیں جو اسے فائدہ نہیں پہنچاتی۔ باب 62 الجمعہ، آیت 5:

'' اور پھر اس پر عمل نہیں کیا)اپنے علم پر عمل نہیں کیا (اس گدھے کی طرح ہے جو کتابوں کی کتابیں اٹھائے ہوئے ہے''۔

زیر بحث اہم حدیث میں اگلی چیز جو مسجد میں قرآن پاک کا مطالعہ اور تلاوت کرنے والے مسلمانوں کے ایک گروہ کو حاصل ہونے والی برکتیں ہیں۔ یعنی ان پر سکون اور رحمت نازل ہوگی، فرشتے انہیں گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر آسمانی فرشتوں سے فرمائے گا۔

یہ قرآن پاک کے سیکھنے اور مطالعہ کرنے کی فضیلت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح بخاری نمبر 5027 میں موجود ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ بہترین انسان وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے، اس میں قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کرنا بھی شامل ہے۔ لوگوں کا یہ گروہ اتنا خاص ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی معاف کر دیتا ہے جو انجانے میں ان میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 6408 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ امید ہے کہ جو لوگ اس عمل کو باقاعدگی سے کرتے ہیں ان کو ان کے دن بھر میں پہلے بیان کردہ تحائف یعنی سکون اور رحمت الٰہی عطا ہو گی۔ جو کوئی یہ نعمتیں حاصل کرے گا وہ اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں سکون اور آسانی پائے گا اور جب وہ کسی مشکل کا سامنا کرے گا تو یہ تحفے اس میں محفوظ طریقے سے ان کی رہنمائی کریں گے۔

امید ہے کہ جس کو اس دنیا میں فرشتوں کی صحبت ملے گی اسے موت کے وقت اور آخرت میں بھی ان کی صحبت ملے گی۔ باب 41 فصیلات، آیت 31:

"...ہم]فرشتے [دنیا کی زندگی میں تمہارے ساتھی تھے اور آخرت میں بھی ہیں"

علم - 2

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 2645 میں موجود ایک حدیث میں نصیحت فرمائی کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو بھلائی دینا چاہتا ہے تو اسے اسلامی علم عطا کرتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مسلمان خواہ اس کے ایمان کی مضبوطی ہو دونوں جہانوں میں بھلائی کا خواہاں ہے۔ اگرچہ بہت سے مسلمان غلط طور پر یہ مانتے ہیں کہ وہ جو بھلائی چاہتے ہیں وہ شہرت، دولت، اختیار، صحبت اور اپنے کیرئیر میں مضمر ہے، لیکن یہ حدیث اس بات کو واضح کرتی ہے کہ حقیقی دیرپا بھلائی اسلامی علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے میں ہے۔ غور طلب ہے کہ دینی علم کی ایک شاخ مفید دنیاوی علم ہے جس کے ذریعے انسان اپنی ضروریات اور اپنے زیر کفالت افراد کی ضروریات پوری کرنے کے لیے حلال رزق کماتا ہے۔ اگرچہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی نشاندہی کر دی ہے کہ بھلائی کہاں ہے پھر بھی یہ شرم کی بات ہے کہ کتنے مسلمان اس کی قدر نہیں کرتے۔ وہ زیادہ تر معاملات میں اپنے واجبات کو پورا کرنے کے لیے کم سے کم اسلامی علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور زیادہ حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے میں ناکام رہتے ہیں، جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات۔ اس کے بجائے وہ اپنی کوششیں دنیاوی چیزوں کے لیے وقف کر دیتے ہیں، سچی بھلائی کا یقین وہاں پایا جاتا ہے۔ بہت سے مسلمان اس بات کی تعریف کرنے میں ناکام رہتے ہیں کہ نیک پیشروؤں کو صرف ایک آیت یا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیکھنے کے لیے ہفتوں تک سفر کرنا پڑا، جب کہ آج کوئی بھی اپنا گھر چھوڑے بغیر اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ اس کے باوجود، بہت سے لوگ آج کے دور کے مسلمانوں کو دی گئی اس نعمت کو استعمال کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی بے پایاں رحمت سے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نہ صرف یہ بتا دیا ہے کہ سچی بھلائی کہاں ہے بلکہ اس نیکی کو انگلی کے اشارے پر بھی رکھا ہے۔

ایک مسلمان کو یہ یقین کرنے میں بے وقوف نہیں بنایا جانا چاہئے کہ اسلامی علم صرف یہ بتاتا ہے کہ عبادات کیسے کی جائیں اور کیا حرام اور حلال ہے۔ درحقیقت یہ لوگوں کو یہ سکھاتا ہے کہ کس طرح صحیح رویہ اور طرز عمل اختیار کیا جائے تاکہ وہ ان تمام دنیاوی نعمتوں کو صحیح طریقے

سے استعمال کریں جو انہیں عطا کی گئی ہیں تاکہ وہ دونوں جہانوں میں اپنے اور دوسروں کو فائدہ پہنچائیں اور اس طرح دونوں جہانوں میں ذہنی سکون اور کامیابی حاصل کریں۔ انسانوں کو یہ سکھانے والا صرف وہی ہے جس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا اور جانتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔ اس لیے دینی علم پر دنیاوی علم کو حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کو ترجیح دینا عقلمندی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو بتا دیا ہے کہ ایک ابدی دفن خزانہ کہاں ہے جو دونوں جہانوں میں پیش آنے والے تمام مسائل کو حل کر سکتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کو یہ بھلائی تبھی ملے گی جب وہ اسے حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی جدوجہد کریں گے۔ اس کے نتیجے میں دونوں جہانوں میں امن اور کامیابی ہوگی۔ باب 16 النحل، آیت 97:

" جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی دیں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔ "

علم - 3

صحیح مسلم نمبر 3257 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت زیادہ سوالات کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے ماضی کی قومیں تباہ ہوگئیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق جس چیز کا انہیں حکم دیا گیا ہے وہ کریں اور جس چیز سے انہیں منع کیا گیا ہے اس سے پرہیز کریں۔

مسلمانوں کو اس ذہنیت کو نہیں اپنانا چاہئے کیونکہ جن لوگوں کو بہت زیادہ سوالات کرنے کی عادت ہوتی ہے وہ اکثر اپنے فرائض کی ادائیگی اور فائدہ مند علم حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ وہ کم اہم اور بعض اوقات غیر متعلقہ معلومات کے بارے میں پوچھنے اور تحقیق کرنے میں بہت زیادہ مصروف رہتے ہیں۔ یہ ذہنیت کسی شخص کو اس قسم کے مسائل پر بحث اور بحث کرنے کی ترغیب دے سکتی ہے۔ بدقسمتی سے آج مسلمانوں میں یہ رویہ کافی پھیل چکا ہے، کیونکہ وہ اکثر اپنے فرائض کی ادائیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ روایات پر توجہ دینے کے بجائے، غیر واجب اور کم اہم مسائل پر بحث کرتے ہیں۔ یعنی ان کو ان کے مکمل آداب اور شرائط کے ساتھ پورا کرنا۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ ایسے موضوعات پر تحقیق اور استفسار کرے جو دنیوی اور دینی دونوں معاملات کے لیے اور سمجھنے کے لیے ضروری ہیں، ورنہ وہ اس حدیث میں مذکور لوگوں کے نقش قدم پر چلیں گے اور اپنی زندگی کو مزید مشکل میں ڈال دیں گے۔ کسی کے عقیدے کے سلسلے میں، مطابقت کا تعین اس بات سے کیا جاتا ہے کہ آیا کچھ سیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت میں اضافہ ہو گا۔ اگر ایسا نہیں ہو گا، تو انہیں اس علم کی تحقیق اور سیکھنے میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ کسی کی دنیوی زندگی کے حوالے سے، مطابقت کا تعین اس فیصلہ سے کیا جاتا ہے کہ آیا کچھ سیکھنے سے کسی کو اپنے دنیاوی فرائض، جیسے کام پر اپنے فرائض کی تکمیل میں مدد ملے گی۔ اگر ایسا نہیں ہو گا، تو انہیں اس علم کی تحقیق اور سیکھنے میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

آخر میں، اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ وہ بنیادی حدیث میں مذکور ذہنیت سے بچیں، خاص طور پر جب وہ اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرتے ہیں، کیونکہ کوئی شخص آسانی سے اپنی زندگی کے ہر پہلو میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اطاعت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اسلام کا علمی مطالعہ جس کا ان کی زندگی اور طرز عمل پر کوئی عملی اثر نہیں ہوتا۔ مؤخر الذکر رویہ اس وقت آسانی سے اختیار کیا جا سکتا ہے جب کوئی علم کے بارے میں تحقیق اور سیکھنے پر لگا رہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت میں اضافہ نہیں ہوتا۔ یہ آسانی سے اس علم کے طور پر پہچانا جاتا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کوئی بات نہیں کی ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں بحث کی ہے۔ رہنمائی کے ان دو ذرائع میں زیر بحث نہ آنے والا تمام مذہبی علم غیر متعلقہ ہے اور اس لیے دونوں جہانوں میں امن اور کامیابی کی طرف رہنمائی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ضرورت ہوتی تو ہدایت کے ان دو مصرعوں میں اس پر بحث کی جاتی۔ لہٰذا، کوئی بھی مذہبی علم جو ہدایت کے دو ذرائع میں جڑا ہوا ہے متعلقہ ہے اور اس پر تحقیق اور عمل کرنا ضروری ہے، باقی تمام دینی علم سے پرہیز کرنا چاہیے۔

علم - 4

سنن ابن ماجہ نمبر 253 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنبیہ کی ہے کہ جو شخص علمائے کرام کو دکھانے، دوسروں سے بحث کرنے یا اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے دینی علم حاصل کرتا ہے۔ نرک میں.

حالانکہ دنیوی اور دینی دونوں معاملات میں تمام بھلائیوں کی بنیاد علم ہے، لیکن مسلمانوں کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ علم سے انہیں فائدہ تب ہی ہوگا جب وہ سب سے پہلے اپنی نیت درست کریں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ باقی تمام وجوہات صرف اس صورت میں ثواب اور سزا کے نقصان کا باعث بنیں گی جب کوئی مسلمان سچے دل سے توبہ نہ کرے۔

حقیقت میں علم بارش کے پانی کی طرح ہے جو مختلف قسم کے درختوں پر گرتا ہے۔ کچھ درخت اس پانی سے اگتے ہیں تاکہ دوسروں کو فائدہ پہنچے، جیسے پھل کا درخت۔ جبکہ اس پانی سے دوسرے درخت اگتے ہیں اور دوسروں کے لیے پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ اگرچہ بارش کا پانی دونوں صورتوں میں ایک جیسا ہے پھر بھی نتائج بہت مختلف ہیں۔ اسی طرح دینی علم بھی لوگوں کے لیے یکساں ہے لیکن اگر کوئی غلط نیت اختیار کرے تو وہ ان کی تباہی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی صحیح نیت اختیار کرے تو یہ ان کی نجات کا ذریعہ بن جائے گا۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ تمام معاملات میں اپنی نیت درست کریں، جیسا کہ اس پر ان کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 1 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ اور انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ جہنم میں داخل ہونے والے پہلے لوگوں میں سے ایک ایسا عالم ہوگا جس نے علم صرف دوسروں کو دکھانے کے لیے حاصل کیا ہو۔ صحیح مسلم نمبر 4923 میں موجود حدیث میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ، اپنے علم پر عمل کے ساتھ اپنی نیک نیت کو جوڑنا چاہیے، کیونکہ عمل کے بغیر علم فائدہ مند علم نہیں ہے، یہ محض معلومات ہے۔ کسی کے علم پر عمل کرنے میں ناکامی ایک ڈاکٹر کی طرح ہے جو لوگوں کے علاج کے لیے اپنے علم پر عمل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ اسی طرح وہ نہ اپنے آپ کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور نہ ہی کسی مسلمان کو جو اسلامی علم رکھتا ہے اور اس پر عمل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ درحقیقت اس شخص کو گدھے سے تشبیہ دی گئی ہے جو علم کی کتابیں اٹھائے ہوئے ہے۔ باب 62 الجمعہ، آیت 5:

’’ اور پھر اس پر عمل نہیں کیا)اپنے علم پر عمل نہیں کیا (اس گدھے کی طرح ہے جو کتابوں کی کتابیں اٹھائے ہوئے ہے‘‘۔

اس کے علاوہ جو شخص بغیر کسی معقول وجہ کے علم کو چھپائے گا اسے قیامت کے دن آگ سے لگا دیا جائے گا۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 2649 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے مفید علم کو دوسروں تک پہنچائیں۔ یہ محض بے وقوفی ہے کیونکہ یہ عمل صالح میں سے ایک ہے جو مرنے کے بعد بھی مسلمان کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ سنن ابن ماجہ نمبر 241 میں موجود ایک حدیث میں اس کی نصیحت کی گئی ہے۔ علم کا ذخیرہ کرنے والوں کو تاریخ بھلا دیتی ہے لیکن جو اسے دوسروں تک پہنچاتے ہیں وہ بنی نوع انسان کے عالم اور استاد کہلانے لگے۔

آخر میں، علم حاصل کرنے کا مقصد بحث میں دوسروں کو شکست دینا نہیں ہے۔ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ سچائی کو مضبوط ثبوت کے ساتھ دوسروں کے سامنے پیش کرے۔ انہیں یہ فرض نہیں سونپا گیا کہ وہ لوگوں کو بحث و مباحثہ کے ذریعے سچائی کو قبول کرنے پر مجبور کریں۔ یہ رویہ ہی لوگوں کو سچائی سے آگے دھکیلتا ہے۔ اس کے بجائے بغیر بحث کیے لوگوں کو سچ سمجھانا چاہیے اور خود اس پر عمل کر کے اس سچائی کو دکھانا چاہیے۔ صالح پیشواؤں کا یہی طرز عمل تھا اور یہ طریقہ دوسروں کو حق کی طرف لانے میں زیادہ کارگر ہے۔

علم - 5

سنن ابن ماجہ نمبر 219 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ قرآن پاک کی ایک آیت سیکھنا 100 رکعتیں نفل نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور اسلامی علم کا ایک موضوع سیکھنا، خواہ کوئی اس پر عمل نہ بھی کرے، نفلی نماز کے 1000 چکروں سے بہتر ہے۔

کسی آیت کو سیکھنے میں مطالعہ کرنا اور اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ اس کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ کرنا۔ اور یہ جاننا ضروری ہے کہ ایک مسلمان کو یہ اجر تبھی ملے گا جب وہ اپنے سیکھے ہوئے علم کے موضوع پر خلوص دل سے عمل کرنے کی کوشش کرے گا اور موقع ملنے پر اسے عملی طور پر نافذ کرے گا۔ صرف اس صورت میں جب کسی کو اپنے اسلامی علم کے موضوع پر عمل کرنے کا موقع نہیں ملے گا تو وہ 1000 رکعت نماز پڑھنے کا ثواب حاصل کرے گا، چاہے وہ اس پر عمل ہی کیوں نہ کرے۔ یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی نیت کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور جزا دیتا ہے اور اس لیے موقع ملنے پر صدق دل سے عمل کرنے والوں کو اجر عطا کرتا ہے۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 1 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

آخر میں، جیسا کہ زیر بحث مرکزی حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے کہ علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا رضاکارانہ عبادت سے بہت افضل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت عربی زبان نہیں سمجھتی ہے اور اس لیے ان کے طرز عمل اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو مثبت انداز میں بہتر کرنے کا امکان کم ہے کیونکہ وہ اس زبان کو نہیں سمجھتے جو وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ جبکہ، علم سیکھنا اور اس پر عمل کرنا کسی کو بہتر کے لیے تبدیل کرنے کی ترغیب دینے کا زیادہ امکان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مسلمان کئی دہائیاں رضاکارانہ عبادات میں گزارتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ یا لوگوں کے ساتھ اپنے رویے میں ذرا بھی بہتری نہیں لاتے۔ اب تک یہ عمل کا بہترین طریقہ نہیں ہے۔

اس کے علاوہ، کوئی شخص اپنے روزمرہ کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت نہیں کرسکتا اور نہ ہی بغیر علم کے لوگوں کے حقوق کو صحیح طریقے سے ادا کرسکتا ہے۔ جاہل انسان بغیر احساس کے گناہ کرے گا کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کن اعمال کو گناہ سمجھا جاتا ہے۔ ایک جاہل شخص اکثر اعمالِ صالحہ کو اپنی پوری شرائط اور آداب کے ساتھ انجام دینے میں ناکام رہتا ہے، اس لیے اس کی بہت سی عبادتیں ناقص ہو جاتی ہیں۔ جبکہ علم والے نیک اعمال کم کریں گے لیکن وہ ان کو صحیح طریقے سے انجام دیں گے اس طرح جاہل عبادت گزار سے زیادہ ثواب حاصل کریں گے۔

علم - 6

امام منذری کی بیداری اور اندیشہ نمبر 2520 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش نصیب شخص کی خصوصیات بتائی ہیں۔

پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے مفید علم پر عمل کرتے ہیں۔ علم تب ہی فائدہ مند ہوتا ہے جب کوئی اس پر عمل کرے ورنہ یہ وہ چیز ہے جو قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی دے گی۔ اپنے علم پر عمل نہ کرنا اور کامیابی کی امید رکھنا اتنا ہی احمقانہ ہے جتنا کہ وہ شخص جس کے پاس اپنی مطلوبہ منزل کا نقشہ ہے لیکن وہ اسے استعمال نہیں کرتا اور پھر بھی اپنی منزل تک پہنچنے کی امید رکھتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے علم کے دونوں پہلوؤں کو پورا کرنا بہت ضروری ہے۔ پہلا یہ کہ اسے معتبر ذریعہ سے حاصل کیا جائے اور دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس پر خلوص نیت سے عمل کیا جائے۔ ایک مسلمان کو جنت کا راستہ تلاش کرنا چاہیے اور اس تک پہنچنے کے لیے اس سے نیچے کا سفر کرنا چاہیے۔

علم - 7

امام منذری کی بیداری اور اندیشہ نمبر 2556 میں موجود حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل صفات کے حامل کو بشارت دی ہے۔

زیر بحث مرکزی حدیث میں آخری بات یہ ہے کہ خوش نصیب وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل کرے۔ ایسا کرنا ضروری ہے کیونکہ کسی کے علم کو نظر انداز کرنا اور اس کے خلاف کام کرنا بڑی جہالت کی علامت ہے۔ اس قسم کا علم بالکل بھی فائدہ مند نہیں ہے۔ درحقیقت یہ صرف قیامت کے دن کسی شخص کے خلاف گواہی دے گا۔ علم تب ہی کارآمد ہوتا ہے جب اس پر صحیح طریقے سے عمل کیا جائے، بالکل اسی طرح جیسے نقشہ مطلوبہ منزل تک لے جاتا ہے جب اسے استعمال کیا جائے۔ علم پر عمل کرنے میں ناکامی کسی کو جنت کے راستے سے نیچے نہیں لے جائے گی، یہ انہیں اندھیروں میں ہی چھوڑے گی۔ الجھن اور کھو.

علم - 8

میرے پاس ایک خیال تھا جسے میں شیئر کرنا چاہتا تھا۔ ایک خاندان کے بزرگ، خاص طور پر والدین، اکثر ایسا بیان استعمال کرتے ہیں جو ان کے خیال میں ان کی صحیح رہنمائی کی طرف اشارہ کرتا ہے، یعنی بزرگ بہتر جانتے ہیں۔ سچ پوچھیں تو یہ قول صالح پیشواؤں کے زمانے میں بھی درست تھا کیونکہ اس وقت کے بزرگ نفع بخش علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی رائے اور سوچ کو پس پشت ڈال کر قرآن مجید کی نصیحت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو اپنایا۔ ان کی مخلصانہ کوششوں کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ نے صحیح ہدایت عطا کی۔ باب 29 العنکبوت، آیت 69:

‘‘اور جو لوگ ہمارے لیے کوشش کرتے ہیں، ہم ان کو اپنی راہیں ضرور دکھائیں گے۔’’

لہٰذا یہ قول ان پر لاگو ہوا اور ان دنوں کے نوجوان اگر ان بزرگوں کی نصیحت پر عمل کریں تو فائدہ ہوا۔ لیکن بدقسمتی سے وقت بدل گیا ہے۔ اس دن اور دور میں بزرگوں کی اکثریت فائدہ مند علم کی تلاش نہیں کرتی اور نہ ہی اس پر عمل کرتی ہے بلکہ اکثریت اپنے ثقافتی طریقوں پر عمل کرتی ہے جن کی زیادہ تر صورتوں میں اسلامی تعلیمات میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ وہ فائدہ مند علم سے بھاگتے ہیں اور ثقافتی طریقوں پر مبنی ان تعلیمات سے بہت مطمئن ہیں۔ اسی جہالت کی وجہ سے اب بزرگ کبھی صحیح اور کبھی غلط ہوتے ہیں۔ لہٰذا، بزرگوں کے اس بیان کا اطلاق زیادہ نہیں ہوتا۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی مسلمان اپنے بزرگوں کو نظر انداز کرے یا ان کی بے عزتی کرے کیونکہ یہ اسلام کی تعلیمات سے بالکل متصادم ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ صحیح فائدہ مند علم حاصل کرنے کی کوشش کریں، اپنے بزرگوں سمیت دوسروں کی نصیحتیں سنیں اور پھر کوئی ایسا انتخاب کریں جس کی طرف اسلام ان کے تمام معاملات میں اشارہ کرتا ہے خواہ وہ دوسروں کی رائے کے خلاف ہو۔ ایک مسلمان کو اپنے بزرگوں کی اندھی

تقلید نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ اکثر صورتوں میں انہیں اسلام کی تعلیمات سے دور کر دیتا ہے۔
باب 6 الانعام، آیت 116:

اور اگر تم زمین والوں میں سے اکثر کا کہنا مانو گے تو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں گے۔ ’’
"وہ صرف گمان کی پیروی نہیں کرتے اور وہ صرف گمان ہی نہیں کرتے۔

دوسروں خصوصاً بزرگوں کا احترام کرتے ہوئے ایسا کرنا ممکن ہے۔ اگر مسلمان ایسا کریں تو شاید ایک دن آئے جب یہ قول ایک بار پھر سچ ثابت ہو گا ۔

علم - 9

میرے پاس ایک خیال تھا جسے میں شیئر کرنا چاہتا تھا۔ مسلمان اکثر اللہ تعالیٰ سے منقطع ہونے کی شکایت کرتے ہیں، حالانکہ وہ مذہبی اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں اور مذہبی لیکچر سنتے ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے وہ غلط رویہ اختیار کر رکھا ہے جو صالح پیشواؤں کے رویہ سے متصادم ہے۔ وہ حلال تفریح کی تلاش میں ان سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ فائدہ مند علم کی تلاش اور اس پر عمل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تاکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اضافہ ہو، اس کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور تقدیر کا صبر کے ساتھ سامنا کر کے، جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث ہو۔ یہ نیک پیشواؤں کا رویہ تھا جو اپنے تمام کاموں میں صرف اللہ تعالیٰ کی قربت کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس بات کا تعین کرنے کا ایک اچھا طریقہ کہ آیا کوئی شخص صحیح رویہ کے ساتھ کام کر رہا ہے سرگرمی میں حصہ لینے کے بعد خود کا اندازہ لگانا ہے۔ اگر انہوں نے مفید علم حاصل کیا ہو یا انہیں مفید علم یاد دلایا جائے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اضافہ کرنے کی ترغیب دے تو یہ مفید ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو یا تو دینی جلسہ یا تقریر میں خرابی ہے یا سننے والے کی نیت میں خرابی ہے۔ کسی بھی طرح سے انہوں نے مذہبی اجتماعات یا لیکچرز کا بنیادی مقصد پورا نہیں کیا۔ ایک مسلمان کو ایسے اجتماعات اور لیکچرز سے پرہیز کرنا چاہیے جو تفریح پر زیادہ توجہ دیتے ہیں جیسے کہ ایسی کہانیاں سنانا جو مجمع کو مسحور کر سکتی ہیں لیکن ان میں کوئی فائدہ مند سبق نہیں ہے۔ صحیح نیت کے ساتھ صحیح اجتماعات میں شرکت سے ہی ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ ورنہ وہ محض تفریح کی محفلوں میں حصہ لے رہے ہیں جس سے نہ ان کی سیرت میں کوئی بہتری آئے گی اور نہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور قرب میں اضافہ ہوگا۔

علم - 10

میرے پاس ایک خیال تھا جسے میں شیئر کرنا چاہتا تھا۔ مسلمانوں کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ان کا دنیاوی علم خواہ ان کے پاس کتنا ہی کیوں نہ ہو ان کی دینی زندگی میں کامیابی کے لیے کافی نہیں ہے۔ اگرچہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق مفید دنیوی علم حاصل کرنا قابل تعریف ہے کیونکہ یہ اپنے اور اپنے زیر کفالت افراد کے لیے حلال رزق حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، لیکن یہ ان کی مذہبی زندگی میں محفوظ طریقے سے رہنمائی کے لیے کافی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر، زیادہ تر معاملات میں، دنیاوی علم کسی کو یہ نہیں سکھائے گا کہ کس طرح کسی مشکل یا امتحان میں محفوظ طریقے سے اس طریقے سے سفر کیا جائے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو، تاکہ وہ دونوں جہانوں میں اجر حاصل کر سکے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واجب فرائض اور روایات پر کوئی ایسا مسلمان عمل نہیں کر سکتا جس کے پاس صرف دنیاوی علم ہو۔ درحقیقت دینی علم دونوں جہانوں میں کامیابی کی طرف رہنمائی کرنے کی طاقت رکھتا ہے جبکہ دنیاوی علم صرف اس دنیا میں کسی کی مدد کرے گا۔ دینی علم رکھنے والا اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم رہے گا جس کے نتیجے میں ایسی برکتیں اور فضل ہوں گے کہ وہ دونوں جہانوں میں کامیابی پائے گا۔ جبکہ دنیوی علم انسان کو ہدایت پر عمل کرنے کے بجائے دین میں اپنا راستہ نکالنے کی ترغیب دے گا، یعنی نیک پیشروؤں کی تعلیمات کے مطابق۔ مذہب اپنا راستہ خود بنانا نہیں ہے بلکہ صرف اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔

بدقسمتی سے دنیاوی علم رکھنے والے بہت سے مسلمان اس اہم نکتے کو نہیں سمجھتے جس کی وجہ سے ان کے دونوں جہانوں میں کامیابی کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اگر وہ دونوں جہانوں میں کامیابی چاہتے ہیں تو دینی اور مفید دنیوی علم حاصل کرنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہی وجہ ہے کہ سنن ابن ماجہ نمبر 224 میں موجود حدیث کے مطابق مفید علم حاصل کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔

علم - 11

میرے پاس ایک خیال تھا جسے میں شیئر کرنا چاہتا تھا۔ اگرچہ وقت کے ساتھ ساتھ اسلامی اسکالرز، لیکچررز اور اسلامی تعلیمی مواد کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، لیکن مسلمانوں کی طاقت میں کمی آئی ہے۔ اس کے بہت سے عوامل ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ بہت سے علماء نے دوسروں کو پڑھاتے وقت صحیح نیت نہیں اختیار کی۔ انہوں نے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے تعلیم دے کر نیک پیشواؤں کے نقش قدم پر چلنے کے بجائے دوسرے اسباب مثلاً مقبولیت اور دنیاوی چیزوں کی تعلیم دی۔ مثال کے طور پر، وہ اکثر اجتماعات اور تقریبات کی روشنی میں رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسی نشست سے خوش نہیں ہوتے جو ایک طرف ہو اس کے بجائے وہ مرکزی نشست کی خواہش رکھتے ہیں۔ جب ان کا ارادہ ایسا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تقریروں کے مثبت اثرات کو دور کر دیا اور اس وجہ سے سننے والوں پر ان کا مثبت اثر بہت کم رہا۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ سننے والوں کی نیت درست نہیں ہے۔ وہ لیکچرز میں شرکت کرتے ہیں اللہ کی خاطر نہیں، اور بہتر کے لیے بدلتے ہیں، اس کے بجائے بہت سے لوگ موسیقی کی محفل کی طرح صرف روحانی بلندی کی تلاش میں لیکچرز میں شرکت کرتے ہیں۔ وہ تفریح چاہتے ہیں اصلاح نہیں ۔ وہ یہ دعویٰ کر کے اپنے آپ کو خوش کرتے ہیں کہ وہ ابھی تک بہت سی تقریبات اور اجتماعات میں شرکت کر کے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے سخت محنت کر رہے ہیں، اپنے رویے کی وجہ سے ان کے اسباق پر عمل کرنے سے کوئی بہتری نہیں آتی۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ صرف سننا ہی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور کامیابی کے لیے کافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگ کئی دہائیوں سے لیکچرز میں شرکت کرتے ہیں لیکن پھر بھی بہتری کے لیے بالکل نہیں بدلتے۔

آخر کار، بہت سے علماء ان کی تبلیغ پر عمل کرنے میں ناکام رہے۔ مثال کے طور پر، وہ دوسروں کو متحد ہونے کا درس دیتے ہیں لیکن وہ دوسرے علماء سے منقطع ہو جاتے ہیں اور دوسرے علماء اور اداروں کی بھلائی میں مدد کرنے میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ انہیں ڈر ہے کہ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو انہیں بھلا دیا جائے گا۔ وہ دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں کہ مادی دنیا سے کنارہ کشی اختیار کریں، وہ اس میں سب سے زیادہ مگن ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے دلوں میں لاتعلق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جو کہ زیادہ تر صورتوں میں درست نہیں ہے، پھر بھی انہوں نے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے انحراف کیا ہے جو ظاہری طور پر اس دنیا سے سب سے زیادہ لاتعلق تھے۔ اور اندرونی طور پر .انہیں ایک بات کہنے اور کرنے کی بجائے عملی مثال دکھانی چاہیے تھی۔ جس کی وجہ سے ان کی تعلیمات بے اثر ہو گئیں۔

علم - 12

میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک خبر پڑھی تھی جس پر مختصراً بات کرنا چاہتا تھا۔ اس نے بتایا کہ کس طرح کچھ لوگ اپنے شعبے میں ماہر بننے کے بعد ہی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے، اسلام مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ دونوں جہانوں میں حقیقی کامیابی حاصل کرنے کے لیے انہیں عالم بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان سے بس اتنی ہی ضرورت ہے کہ وہ اپنی صلاحیت اور صلاحیت کے مطابق اسلام کی سادہ تعلیمات کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ ایک غیر عالم کے ذریعہ آسانی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک مسلمان قرآن پاک کی تین آیات کو سمجھ کر اس پر عمل کر سکتا ہے جو ان کی ابدی کامیابی کی طرف رہنمائی کرے گی۔ پہلا باب 65 میں طلاق، آیت 2 ہے:

‘‘اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ ’’

اس آیت کے مطابق ایک مسلمان کو اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں صحیح رہنمائی اور کامیابی کی ضمانت دی گئی ہے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہوں، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے مطابق صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کریں۔ ، السلام علیکم یہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ وہ ان نعمتوں کا استعمال کریں جو انہیں عطا کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے، جس کے نتیجے میں دونوں جہانوں میں امن اور کامیابی ہوتی ہے۔ باب 16 النحل، آیت 97:

" جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی دیں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔" "

اگلی آیت باب 2 البقرہ، آیت 216 میں موجود ہے:

شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز لیکن پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

یہ آیت ایک مسلمان کو ان تمام مشکلات پر قابو پانے میں مدد دیتی ہے جن کا وہ اپنی زندگی کے دوران ممکنہ طور پر سامنا کر سکتے ہیں۔ ایک مسلمان کو سمجھنا چاہیے کہ ہر صورت حال کے پیچھے بہت سی مفید حکمتیں ہیں جو فوری طور پر ظاہر نہیں ہوتیں۔ کسی کو اپنی زندگی میں بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں جب وہ مانتے تھے کہ کچھ اچھا تھا لیکن اس کا انجام برا ہوا اور اس کے برعکس۔ لہٰذا انہیں ہر مشکل کو صبر کے ساتھ برداشت کرنا چاہیے، شکایت سے گریز کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو برقرار رکھتے ہوئے، یہ جانتے ہوئے کہ حالات ان کے لیے بہتر ہیں، چاہے وہ ان کے پیچھے موجود حکمتوں کا مشاہدہ نہ کریں۔

آخری آیت باب 2 البقرہ، آیت 286 میں موجود ہے:

"اللہ کسی جان کو اس کی طاقت کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں دیتا۔ "

یہ آیت مسلمانوں کو یاد دلاتی ہے کہ کوئی بھی مشکل یا ذمہ داری جس کو پورا کرنا ضروری ہے وہ برداشت کرنے یا پورا کرنے کی ان کی طاقت سے باہر نہیں ہے۔ یہ فہم بے صبری کو دور کرتا ہے اور مشکلات کا سامنا کرنے پر مایوسی کو دور کرتا ہے اور سستی پر قابو پانے اور اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے تئیں اپنے فرائض کو پورا کرنے کی طاقت کے ساتھ ابھارتا ہے۔

اسلام سادہ لیکن دور رس اسباق سکھاتا ہے جس کا مسلمانوں کو مطالعہ اور عمل کرنا چاہیے۔ لیکن ان اسباق میں کامیاب نتیجہ حاصل کرنے کے لیے کسی کو عالم بننے کی ضرورت نہیں ہے، بہت سی دنیاوی چیزوں کے برعکس جس میں انسان کو کامیابی حاصل کرنے سے پہلے ماہر بننے کی ضرورت ہوتی ہے۔

علم - 13

میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک خبر پڑھی تھی جس پر مختصراً بات کرنا چاہتا تھا۔ اس نے بتایا کہ کس طرح معلومات اور علم کے تبادلے میں گزشتہ برسوں میں خاص طور پر سوشل میڈیا پر اضافہ ہوا ہے۔

اگرچہ وقت کے ساتھ ساتھ مبلغین کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور معلومات تک رسائی آسان ہو گئی ہے، پھر بھی مسلمانوں کی طاقت کمزور پڑی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ بہت سے مسلمانوں نے ایسی ذہنیت اختیار کر رکھی ہے جو انہیں اسلامی علوم سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے روک رہی ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ صرف اسلامی معلومات کو سننا ہی کامیابی کے لیے کافی ہے۔ یہ شیطان کا جال ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صالح پیشواؤں کے رویہ کے بالکل خلاف ہے۔ انہوں نے نہ صرف دینی علم کو سنا بلکہ جو علم سنا اس پر عمل کرکے اس ارادے کو پورا کیا اور پورا کیا۔ اس طرح عمل نہ کرنے سے مسلمانوں کا ایمان کمزور ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مسلمانوں نے مذہبی اجتماعات اور مذاکروں میں شرکت کرنے میں دہائیاں گزاری ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں کوئی بہتری نہیں آئی ہے۔ اس رویہ کا خطرہ یہ ہے کہ لوگ آخرکار یہ مان کر نیچے گر جائیں گے کہ وہ مذہبی تعلیمات کو سننے یا عمل کرنے کی ضرورت کے بغیر اپنی زبان سے اسلام کا اعلان کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کو جہالت کے ساتھ ان کا رہنما بنا کر چھوڑ دیا جائے گا جو انہیں صرف تباہی کی طرف لے جائے گا۔

آخر میں، اسلامی علم کا مقصد لوگوں کو تفریح فراہم کرنا نہیں ہے۔ اس کا مقصد عملاً لوگوں کی اس دنیا کے تمام حالات میں رہنمائی کرنا ہے تاکہ وہ اس دنیا میں ذہنی سکون اور آخرت میں جنت حاصل کر سکیں۔ جو شخص اس علم کو عملی جامہ پہنانے میں ناکام رہتا ہے جسے وہ سنتے ہیں وہ یہ صحیح رہنمائی حاصل نہیں کر سکے گا۔ اُن کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس کے پاس محفوظ جگہ کی سمت ہے لیکن وہ حفاظت کے لیے ان ہدایات پر عملاً عمل کرنے میں ناکام ہے۔ یا اس بیمار مریض کی طرح جسے علاج تجویز کیا جاتا ہے لیکن وہ دوا لینے میں ناکام رہتا ہے۔ باب 17 الاسراء، آیت 82 اس رویہ سے بچنا چاہیے۔:

اور ہم قرآن میں سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے، لیکن یہ ’’
ظالموں کے لیے نقصان کے سوا کچھ نہیں بڑھاتا۔‘‘

علم - 14

میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک خبر پڑھی تھی جس پر مختصراً بات کرنا چاہتا تھا۔ اس میں بتایا گیا کہ کس طرح ایک مخصوص ملک میں شادی کی شرح وقت کے ساتھ ساتھ کم ہو رہی ہے۔ لوگوں کا دعویٰ تھا کہ وہ شادی کی ذمہ داریاں اٹھانے کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔

اگر کوئی شخص کسی نوکری کی پیشکش کو اس سے منسلک معلومات کو جانے بغیر قبول کرتا ہے، جیسے کہ نوکری کی ذمہ داریاں، ان کی تنخواہ اور پیش کردہ کوئی انشورنس، تو اس شخص کو دوسروں کی طرف سے بالکل پاگل قرار دیا جائے گا۔ ایک ذہین شخص ان اہم تفصیلات کو جانے بغیر کبھی بھی ملازمت کی پیشکش قبول نہیں کرے گا۔ پھر بھی، بہت سے لوگ اپنے ساتھ منسلک ذمہ داریوں کے بارے میں علم کے بغیر کچھ فرائض انجام دینے کے لیے بے چین ہیں۔ مثال کے طور پر، یہ لوگ شادی کرنے کے لیے بے چین ہوتے ہیں، لیکن انہیں شوہر یا بیوی کی ذمہ داریوں اور فرائض اور ہر شریک حیات کے حقوق کے بارے میں بہت کم یا کوئی علم نہیں ہے۔ یہ ایک بڑی وجہ ہے کہ حالیہ برسوں میں مسلمانوں میں طلاق کی شرح آسمان کو چھو رہی ہے۔ اسی طرح، اس قسم کے لوگ بچے پیدا کرنے کے لیے بے چین ہوتے ہیں، لیکن بچے کی پرورش کی ذمہ داریوں، جیسے والدین اور بچوں کے حقوق کے بارے میں بہت کم یا کوئی علم نہیں رکھتے۔ ایک بار پھر، یہ ایک بڑی وجہ ہے کہ حالیہ برسوں میں جیلوں میں مسلم نوجوانوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ جوڑوں کے بچے ہوتے ہیں لیکن ان کی صحیح طریقے سے پرورش کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ جب وہ ایسا کرنے کا علم نہیں رکھتے تو وہ کیسے کر سکتے ہیں؟

مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ حالات میں قدم رکھنے سے پہلے ان چیزوں کی ذمہ داریوں کو سیکھیں اور سمجھیں جو وہ کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ اس علم کے بغیر، وہ اپنے اور دوسروں کے لیے مصیبت کے سوا کچھ نہیں بنیں گے۔ جس طرح وہ اس کی ذمہ داریوں کو جانے بغیر کسی نوکری کی پیشکش قبول نہیں کرتے ہیں، اسی طرح انہیں دوسری ذمہ داریوں کو بھی نہیں جاننا چاہیے جو دنیاوی کام سے زیادہ مشکل ہوں، جیسے شادی، اس میں شامل ذمہ داریوں کو جانے بغیر۔

علم - 15

میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک خبر پڑھی تھی جس پر مختصراً بات کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کچھ لوگوں کے بارے میں اطلاع دی جنہوں نے غیر ملک کا سفر کیا اور ایک قانون کو توڑا جس سے وہ اپنے سفر کے دوران لاعلم تھے۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ مشہور قول جہالت نعمت ہے خاص طور پر مذہبی امور اور آخرت کے حوالے سے درست نہیں ہے۔ بدقسمتی سے، کچھ مسلمان صرف اس وجہ سے یقین رکھتے ہیں کہ وہ اسلامی اصول نہیں جانتے ہیں کہ وہ اس کی پابندی سے مستثنیٰ ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے اس کا جوابدہ نہیں ہوگا۔ یہ جہالت کی بدترین قسموں میں سے ایک ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ کوئی عذر نہیں ہے اور مسلمانوں کو اسلام کی تعلیمات کو سیکھنا اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ابن ماجہ نمبر 224 میں موجود ایک حدیث میں اس کو تمام مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے۔ اور اسلام کے بارے میں علم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی حکومت اس عذر کو قبول نہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی امید کیسے کی جا سکتی ہے؟ جس طرح کسی ذمہ داری کو قبول کرنے والے شخص سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس سے منسلک قوانین کو جانتا ہے، جیسا کہ لائسنس یافتہ ڈرائیور ہونے کے ناطے، جو شخص اسلام کو اپنے مذہب کے طور پر قبول کرتا ہے وہ اس سے منسلک قوانین کو سیکھنے کا ذمہ دار ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو جہالت سے بچنا چاہیے کیونکہ اس سے نہ دنیا میں کوئی فائدہ ہو گا اور نہ آخرت میں ان کا کوئی فائدہ ہو گا۔
باب 6 الانعام، آیت 149:

‘‘...کہہ دو، اللہ کے پاس سب سے زیادہ دلیل ہے ’’

علم - 16

ایک بڑا خلفشار جو بندے کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے روکتا ہے وہ جہالت ہے۔ یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ یہ ہر گناہ کی اصل ہے کیونکہ جو گناہوں کے نتائج کو صحیح معنوں میں جانتا ہے وہ کبھی بھی گناہ نہیں کرے گا۔ اس سے مراد حقیقی فائدہ مند علم ہے جو وہ علم ہے جس پر عمل کیا جاتا ہے۔ درحقیقت وہ تمام علم جس پر عمل نہ کیا جائے وہ فائدہ مند علم نہیں ہے۔ اس طرزِ عمل کی مثال قرآنِ پاک میں اس گدھے کی طرح بیان کی گئی ہے جو علم کی کتابیں اٹھائے ہوئے ہے جو اسے فائدہ نہیں پہنچاتی۔ باب 62 الجمعہ، آیت 5:

"... اور پھر اس پر عمل نہیں کیا۔)علم پر عمل نہیں کیا (اس گدھے کی مانند ہے جو کتابوں کی کثرتیں اٹھائے ہوئے ہے۔‘‘

جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے وہ شاذ و نادر ہی پھسلتا ہے اور جان بوجھ کر گناہ کرتا ہے۔ درحقیقت، جب ایسا ہوتا ہے تو یہ صرف جہالت کے ایک لمحے کی وجہ سے ہوتا ہے جہاں ایک شخص اپنے علم پر عمل کرنا بھول جاتا ہے جس کے نتیجے میں وہ گناہ کرتا ہے۔

جامع ترمذی نمبر 2322 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ جاہلیت کی سنگینی پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مادی دنیا کی ہر چیز ملعون ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے۔ اس ذکر سے جو بھی تعلق ہے، عالم اور طالب علم۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مادی دنیا کی تمام نعمتیں جاہل کے لیے لعنت بن جائیں گی کیونکہ وہ ان کا غلط استعمال کرکے گناہوں کا ارتکاب کریں گے۔

درحقیقت جہالت کو انسان کا بدترین دشمن سمجھا جا سکتا ہے کیونکہ یہ اسے اپنے آپ کو نقصان سے بچانے اور فائدہ حاصل کرنے سے روکتی ہے یہ سب کچھ صرف علم پر عمل کرنے سے ہی

حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جاہل ان سے بے خبر ہو کر گناہ کرتا ہے۔ کوئی گناہ سے کیسے بچ سکتا ہے اگر وہ نہیں جانتا کہ گناہ کیا ہے؟ جہالت انسان کو اپنے فرائض سے غفلت کا باعث بنتی ہے۔ اگر وہ اپنے فرائض سے ناواقف ہوں تو اپنے فرائض کیسے ادا کر سکتے ہیں؟

لہٰذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اتنا علم حاصل کریں کہ وہ اپنے تمام واجبات کو پورا کر سکیں اور گناہوں سے بچ سکیں۔ اس کی تصدیق سنن ابن ماجہ میں موجود حدیث سے 224 نمبر ہوتی ہے -

علم - 17

اسلامی علم کو صحیح طریقے سے سننا ہی اس کی تعلیمات پر صحیح طریقے سے عمل پیرا ہو سکتا ہے۔ سننے اور سننے کے درمیان فرق کو سمجھنا ضروری ہے۔ سننا محض کسی کے دماغ سے آواز کو تسلیم کرنا ہے چاہے وہ شور کا احساس نہ کر سکے۔ مثال کے طور پر، ایک شخص بہت دور سے کسی کو چیختے ہوئے سن سکتا ہے لیکن وہ یہ نہیں سمجھ پائے گا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ جبکہ، سننے میں آواز سننا اور اسے سمجھنا شامل ہے تاکہ کسی کا طرز عمل بدل جائے۔ مثال کے طور پر، ایک شخص دوسرے کو مخصوص زبانی ہدایات دیتا ہے جو ہدایات کو سننے اور سمجھنے کے بعد مناسب جواب دیتا ہے۔

مسلمانوں کو اسلامی علم کو سننے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ ان کے طرز عمل کو مثبت انداز میں متاثر کرے۔ بدقسمتی سے، بہت سے مسلمان قرآن پاک کے حوالے سے اس پر عمل کرنے میں ناکام رہے ہیں کیونکہ وہ قرآن پاک کی تلاوت سننے میں تو اچھے ہیں لیکن اسے صحیح طریقے سے سننے میں ناکام رہتے ہیں جس میں اس کی تعلیمات کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا شامل ہے۔

نتیجہ اخذ کرنے کے لیے، صرف اللہ تعالیٰ کا کلام سننا، کامیابی حاصل کرنے کے لیے کافی نہیں ہے، اس کے بجائے اسے سننے کی کوشش کرنی چاہیے۔

علم - 18

میرے پاس ایک خیال تھا، جسے میں شیئر کرنا چاہتا تھا۔ اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے والے مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ایسے رویے سے گریز کریں جو انہیں ان کے مطالعہ سے فائدہ اٹھانے سے روکتا ہو۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص اسلامی تعلیمات کا خالصتاً علمی رویہ کے ساتھ مطالعہ کرتا ہے۔ علمی رویہ ان لوگوں میں دیکھا جاتا ہے جو دنیوی علم اور تحقیق کی جستجو کرتے ہیں۔ ان طالب علموں کو جو دنیاوی علم حاصل ہوتا ہے اس سے ان کے زندگی گزارنے اور اللہ تعالیٰ یا مخلوق کے ساتھ تعامل کے طریقے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ خالصتاً ایک علمی مطالعہ ہے جس کا طالب علم کی روزمرہ کی زندگی، رویے اور رویے پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ اسلامی علم کے طلباء میں بھی ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے حاصل کردہ علم کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں لیکن علم کے پیچھے موجود اسباق اور اخلاق کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں اور اس لیے یہ علم ان کے کردار، طرز عمل اور زندگی کو مثبت انداز میں ڈھالنے میں ناکام رہتا ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت میں اضافہ کرتے ہیں، ان نعمتوں کو استعمال کرنا جو اس کو خوش کرنے کے لیے دی گئی ہیں۔ اور ان کا علم انہیں لوگوں کے حقوق کو پورا کرنے کی ترغیب دینے میں ناکام رہتا ہے، جن میں سے سب سے کم یہ ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کریں جیسا کہ کوئی چاہتا ہے کہ لوگ ان کے ساتھ سلوک کریں۔ اسلامی علوم کو خالص علمی انداز میں پہنچانا کسی شخص کے علم میں اضافہ تو کر سکتا ہے لیکن اس سے اس کے کردار کو مثبت انداز میں نہیں ڈھالا جائے گا۔ اس سے ان کے حاصل کردہ علم بے نتیجہ ہو جاتا ہے۔ باب 62 الجمعہ، آیت 5:

’’اور پھر اس پر عمل نہیں کیا)اپنے علم پر عمل نہیں کیا (اس گدھے کی طرح ہے جو کتابوں کی کتابیں اٹھائے ہوئے ہے‘‘۔

یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کا ان کا مقصد اور مقصد یہ ہونا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے ساتھ اپنے رویے کو بہتر بنائیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہ صحیح راستے پر نہیں ہیں اور اس لیے صحیح رہنمائی سے دور ہیں۔

علم - 19

میرے پاس ایک خیال تھا، جسے میں شیئر کرنا چاہتا تھا۔ بہت سے مسلمانوں کی عادت ہے کہ وہ ہمیشہ قرآن مجید اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے علاوہ دیگر ذرائع سے لیے گئے اسلامی علم کو تلاش کرنے، پڑھنے اور سننے کی عادت رکھتے ہیں۔ وہ اس طرح سے برتاؤ کرتے ہیں جیسے وہ کچھ نیا اور مختلف تجربہ کرنا چاہتے ہیں اور اس وجہ سے رہنمائی کے ان دو ذرائع سے حاصل ہونے والی تعلیمات کے ساتھ رد عمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن وہ یہ سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں کہ ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں کامیابی کی کنجی ہدایت کے ان دو ذرائع کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں ہے۔ اس کی طرف بہت سی آیات میں اشارہ کیا گیا ہے، جیسے باب 16 النحل، آیت 89:

’’اور ہم نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے جو ہر چیز کی وضاحت ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے۔‘‘

وضاحت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کی ایک کو دونوں جہانوں میں امن اور کامیابی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

بدقسمتی سے بہت سے اسلامی مبلغین نے بھی اپنے سامعین کو خوش کرنے اور خوش کرنے کے لیے یہ رویہ اختیار کیا ہے۔ جو وقت انہیں ہدایت کے دو ذرائع سے براہ راست تبلیغ کرنا چاہئے، جیسے کہ جمعہ کا خطبہ، وہ متبادل ذرائع سے غیر مستند واقعات اور کہانیوں کے لئے وقف کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ، متبادل ذرائع سے علم حاصل کرنا غیر تصدیق شدہ اور غلط علم کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کا باعث بن سکتا ہے، کیونکہ دیگر ذرائع سے لی گئی ان میں سے بہت سی

کہانیاں اور واقعات مستند نہیں ہیں اور من گھڑت ہیں۔ اور ان میں سے بہت سی کہانیاں غیر متعلقہ علم اور موضوعات سے متعلق ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن سوال نہیں کیا جائے گا۔ مزید برآں، ان میں سے بہت سی کہانیاں اور واقعات ایسی چیزوں پر مبنی ہیں جو اسلامی تعلیمات سے متصادم ہیں، لیکن چونکہ یہ تضادات اکثر باریک ہوتے ہیں، سامعین کی اکثریت انہیں نظر انداز کر دیتی ہے۔ مثال کے طور پر، یہ کہانیاں اکثر اپنے روحانی استاد کی مکمل اور بلا شک و شبہ اطاعت کے موضوع کو آگے بڑھاتی ہیں، حالانکہ یہ وہ چیز نہیں ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دوسرے کے ساتھ کی تھی، حتیٰ کہ خلفائے راشدین کے دور میں بھی۔ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ درحقیقت ایسے بہت سے مستند اور مشہور واقعات ہیں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہما کے طریقہ کار کو ادب کے ساتھ چیلنج کیا تھا۔ مثال کے طور پر، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور بہت سے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے احترام کے ساتھ چیلنج کیا، اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب چندہ دینے سے انکار کرنے والے مسلمانوں کے خلاف جنگ کا فیصلہ کیا۔ واجب صدقہ اگر چہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے فیصلے میں درست تھے لیکن دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی اندھی تقلید نہیں کی۔ اس کے بجائے، انہوں نے احترام کے ساتھ اس کے فیصلے پر اعتراض کیا جب تک کہ اس نے ان پر اپنا فیصلہ واضح نہیں کیا۔ صحیح مسلم نمبر 124 میں موجود حدیث میں اس پر بحث ہوئی ہے۔

مکمل اور بلا شک و شبہ اطاعت صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے ہدایت یافتہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔

نتیجہ اخذ کرنے کے لیے، ایک مسلمان کو سمجھنا چاہیے کہ ہدایت کے دو ذرائع سیکھنا اور اس پر عمل کرنا دونوں جہانوں میں امن اور کامیابی کا باعث ہے۔ درحقیقت وہ جتنا زیادہ اپنے آپ کو ہدایت کے ان دو ذرائع کے لیے وقف کریں گے، ان کے لیے حکمت اور سمجھ کے اتنے ہی دروازے کھلتے جائیں گے۔ اس لیے غیر معتبر اور غیر مستند ذرائع سے صحیح رہنمائی اور اسلامی علم تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی رویہ تھا اور یہی کامیابی کا واحد راستہ ہے۔ باب 29 العنکبوت، آیت 69:

"جو لوگ ہماری راہ میں جدوجہد کرتے ہیں، ہم انہیں ضرور اپنے راستے پر چلائیں گے۔ اور یقیناً اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔"

علم - 20

میرے پاس ایک خیال تھا، جسے میں شیئر کرنا چاہتا تھا۔ دنیوی یا دینی علم حاصل کرنے کی کوشش کرنا جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مددگار ہو، اسلام میں قابل تعریف ہے۔ بدقسمتی سے، مسلمانوں کے اندر بہت سی کمیونٹیز اپنے بچوں، خاص طور پر اپنی بیٹیوں کو تعلیم کی طرف ترغیب دینے میں ناکام رہتی ہیں، کیونکہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ سادگی سے شادی کریں گے، بچے پیدا کریں گے اور گھریلو بیویوں/ماؤں کے طور پر زندگی گزاریں گے۔ اگر چہ عورت کے گھر کی ماں/بیوی بننے میں کوئی حرج نہیں اگر وہ ایک بننا چاہتی ہے، لیکن دنیاوی تعلیم کے بہت سے فائدے ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ دنیوی تعلیم اہم ہے کیونکہ یہ کردار کی تشکیل اور تشکیل میں مدد کرتی ہے۔ اس کے ذریعے انسان سیکھتا ہے کہ دنیا کیسے کام کرتی ہے اور مختلف حالات اور قسم کے لوگوں سے کیسے نمٹنا ہے۔ یہ تمام چیزیں ایک مسلمان عورت کو ان مختلف حالات سے نمٹنے میں مدد کریں گی جن کا اسے زندگی میں سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس کے علاوہ، ایک دنیاوی تعلیم جو ایک اچھے کیریئر کا باعث بنتی ہے، ایک مسلمان عورت کو شریک حیات کا انتخاب کرتے وقت زیادہ انتخاب کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ جبکہ، ایک ان پڑھ عورت کو انتخاب کی آزادی ہمیشہ کم ہوگی۔ زیادہ منتخب ہونے کی وجہ سے ایک مسلمان عورت کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق ایک مناسب شریک حیات کا انتخاب کرنے کا موقع ملے گا، جو اس کے حقوق کو پورا کرے گا۔

دنیاوی تعلیم حاصل کرنے سے دوسرے بھی اس کی زیادہ عزت کرتے ہیں، جیسے کہ اس کا شوہر۔ جس کی زیادہ عزت کی جاتی ہے وہ دوسروں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کا پابند ہے۔

آخر کار، پڑھی لکھی مسلمان عورت جس کے پاس کیریئر ہے وہ اپنے شوہر جیسے دیگر تمام لوگوں سے مالی طور پر خود مختار ہو جاتی ہے۔ اس سے دوسرے اس کی زیادہ عزت کریں گے اور اس سے اس کے شوہر کی طرف سے اس کے ساتھ زیادتی کے امکانات کم ہوں گے، کیونکہ بیوی کے شوہر کی طرف سے بدسلوکی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ جب وہ جانتا ہے کہ وہ اس

پر پوری طرح سے منحصر ہے۔ بہت سے معاملات میں، اگر بدسلوکی بہت زیادہ ہوتی ہے، تو ایک ان پڑھ عورت کے اپنے بدسلوکی کرنے والے شوہر سے دور ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے کیونکہ وہ مکمل طور پر اس پر منحصر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے اس کے والدین نے بھی منہ موڑ دیا ہو، کیونکہ وہ اس کی اور اس کے بچوں کی دیکھ بھال کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ یہ اکثر مسلم کمیونٹی میں ہوتا ہے۔ جبکہ اگر مسلمان عورت تعلیم یافتہ ہے تو وہ اپنے شوہر کو چھوڑنے اور اپنے کیرئیر کے ذریعے اپنا اور اپنے بچوں کا کفالت کرنے کے لیے صحیح مالی حالت میں ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر چھوڑ دے، کیونکہ یہ بچکانہ ہے اور اسلام کی تنقید ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیاوی تعلیم عورت کو مالی آزادی دیتی ہے، جو شادی کی مشکلات کا سامنا کرتے وقت بہت ضروری ہے، جیسے کہ طلاق۔

یہ صرف چند وجوہات ہیں کہ مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے لیے دنیاوی تعلیم حاصل کریں اور آنے والی نسلوں کو بھی ایسا کرنے کی ترغیب دیں۔

علم - 21

میرے پاس ایک خیال تھا، جسے میں شیئر کرنا چاہتا تھا۔ قرآن کریم کی درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس ذہنیت پر تنقید کی ہے جو ماضی کی قوموں نے اختیار کی تھی، جسے اب امت مسلمہ نے اپنایا ہے۔ باب 23 المؤمنون، آیت 53:

"لیکن انہوں نے اپنے مذہب کو اپنے درمیان حصوں]فرقوں [میں تقسیم کر دیا - ہر ایک گروہ، جو اس کے پاس ہے، خوش ہے۔"

اگر کوئی مسلمان قوم کا مشاہدہ کرے تو بے شمار مکاتب فکر اور فرقوں میں یہ رویہ نظر آئے گا۔ ہر ایک کو پختہ یقین ہے کہ وہ فرشتوں کے ساتھ ہیں اور بہت سے معاملات میں وہ دوسرے فرقوں اور مکاتب فکر کی تنقید اور مذمت کرتے ہیں۔ وہ اسلام کی اپنی تشریحات اور تفہیم سے مکمل طور پر مطمئن ہیں اور ان کے عقیدہ میں کسی قسم کے شبہات نہیں ہیں۔ بہت سے مختلف مکاتب فکر کا مشاہدہ کرنا عجیب بات ہے لیکن ان سب کو مکمل یقین ہے کہ وہ اکیلے ہی صحیح راستے پر ہیں۔

لوگوں کی طرف سے یہ رویہ اختیار کرنے کی ایک اہم وجہ غلط وفاداری ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی بجائے جن کی وفاداری اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی سے نہیں تھی، ان کے بعد کے لوگوں نے اپنی وفاداری کو آگے بڑھایا۔ ان کا مکتبہ فکر اور ان کے بزرگ سب سے بڑھ کر۔ یہاں تک کہ اگر انہیں ایسا لگتا تھا کہ کسی دوسرے مکتبہ فکر سے لیا گیا اسلامی تصور زیادہ درست معلوم ہوتا ہے، تب بھی انہوں نے اسے مسترد کر دیا اور اس کے بجائے اپنے ہی مکتبہ فکر کی طرف سے پیش کردہ تشریح کی پیروی کی، محض اندھی وفاداری سے۔ جیسا کہ لوگ کامل نہیں ہیں، اسلامی تعلیمات کی ان کی تشریح کبھی بھی مکمل نہیں ہوگی۔ اس لیے کوئی بھی مکتبہ فکر، جو اپنے بزرگوں کی دی ہوئی تشریحات پر انحصار کرتا ہو، مکمل طور پر کامل نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کا وفادار ہے، وہ اس حقیقت کو پہچان لے گا اور اس لیے کسی بھی مکتبہ فکر سے اسلامی تعلیمات کی بہترین تشریح کو قبول کرے گا۔ مسلمانوں کو اندھی وفاداری اور اندھی پیروی سے بچنا چاہیے کیونکہ یہ گمراہی کا باعث بن سکتا ہے اور یہ اسلام کے طریقے سے متصادم ہے۔ باب 12 یوسف، آیت 108:

کہو، "یہ میرا راستہ ہے۔ میں بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں، میں اور میری پیروی کرنے والے..."

اس کے بجائے، اسلامی علم کی بہترین تشریحات کو قبول کرتے ہوئے اور اس پر عمل کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی وفاداری برقرار رکھنی چاہیے، خواہ یہ علم کسی سے بھی ہو۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی آل اور صحابہ کرام پر درود و سلام ہو۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400 سے زیادہ مفت ای بکس: https://shaykhpod.com/books/
eBooks/AudioBooks کے لیے بیک اپ سائٹ:
https://archive.org/details/@shaykhpod

شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس:
https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf

https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

آڈیو بکس: https://shaykhpod.com/books/#audio
روزانہ بلاگز: https://shaykhpod.com/blogs/
تصویریں: https://shaykhpod.com/pics/
جنرل پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/general-podcasts/
PodWoman: https://shaykhpod.com/podwoman/
PodKid: https://shaykhpod.com/podkid /
اردو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/
لائیو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/live/

ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویروں اور پوڈکاسٹوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں:
https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں:
http://shaykhpod.com/subscribe

Achieve Noble Character